ہسپانیہ اور بربادی کے بیج

کیا تم اس طرح محلات تعمیر کرتے ہو جیسے کہ تم ہمیشہ رہو گے زمین پر ؟(قرآن)

قرطبہ شہر سے چار میل کی دوری پر سلطان عبدالرحمن نے جبل العروس پر ایک بہت ہی عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام اس نے اپنی معشوق باندی زہرا کے نام پر رکھ دیا تھا۔ حقیقتا یہ خود میں ایک شہر تھا، ایک شان وشوکت والی عمارت محض نہ تھا۔

زہرا کو باندی کے مشہور اصطلاحی معنی میں صرف ایک لونڈی یا نوکرانی سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے۔ وہ کوئی رسوئی خانے میں کام انجام دینے والی معمولی باندی یا نوکرانی نہیں تھی۔ اس کے برعکس اس کے ایک اشارے پر ہزاروں ملازم پیشِ خدمت تھے۔ یہ حقیقت میں ملکوں کی ملکہ تھی۔ سلطان اس پر دل فریفتہ تھا اور صرف اس کے لیے اس نے یہ محل بنوایا تھا جو مدینۃ الزہراء یعنی زہرا کا شہر سے جانا جاتا تھا۔

یہ محل پچیس سال میں مکمل ہوا۔ اس کے احاطہ اور حدود میں کئی ہزار فوجی اور کارکن رہتے تھے۔ اس کے مضبوط دیواروں میں پندرہ ہزار (١٥٠٠٠) بھاری بھرکم اور زبردست دروازے تھے۔ اس محل کی لمبائی چار میل اور چوڑائی تین میل تھی۔ اس کو تعمیر کرنے میں پچیس سال تک روزانہ دس ہزار (١٠٠٠٠) کاریگر اور چارہزار (٤٠٠٠) اونٹ اور خچر کارآمد رہے۔ یہ محل مختلف قسم کے قیمتی اور نایاب پتھروں سے بنے۔ چار ہزار تین سو سولہ (٤٣١٦) بھاری ستونوں پر کھڑا کیا گیا تھا۔ ان میں سے کئی ستون تحفے تحائف کے طور پر سلطان کی پاسداری کے متمنی قسطنطنیہ، فرانس اور دیگر یورپین ممالک کے نصرانی بادشاہوں نے دیئے تھے۔

محل میں دو حیرت انگیز چشمے بنائے گئے تھے۔ان دونوں میں سے بڑے چشمے کو اس طرح سونے کا پانی چڑھا کر مزین کیا گیا تھا کہ وہ دیکھنے میں مکمل سونے کا نظر آئے۔

خوبصورت (اسلام کی رو سے شیطانی) انسانی مجسمے زینت کے طور پر ان چشموں میں قائم کئے گئے تھے۔ چھوٹا چشمہ ملکِ شام سے حاصل شدہ ہرے رنگ کے سنگِ مرمر سے بنایا گیا تھا۔ قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے اور ہیرے جواہرات سے سجائے گئے جانوروں اور پرندوں کے مجسمے، جن کے منہ اور چونچ سے مسلسل پانی جاری رہتا تھا، بارہ فوارے ان چشموں میں قائم کیے گئے تھے۔

یورپ کے تاریخ دان جنہوں نے ان چشموں کو دیکھا،ان سب نے تسلیم کیا کہ الفاظ اس خوبصورت و حیرت انگیز تعمیر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

محل کا ایک حصہ قصر الخلفاء یعنی خلفاء کا محل کے نام سے مشہور تھا۔اس حصہ کی شان و شوکت معلوم کرنے کے لئے اہل مغرب کی لکھی ہوئی تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ سمجھنے کے لئے اتنی بات کافی ہوگی کہ محل کے اس حصہ میں تیرہ ہزار سات سو پچیس (۱۳۷۵۰) حشم وخدم تھے۔ ان میں سے چھ ہزار تین سو چودہ (٦٣١٤) ملکہ زہرا، سلطان عبدالرحمن کی معشوق باندی کی مسلسل پیشِ خدمت رہتے تھے۔ روزانہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) روٹیاں تالابِ زہرا کی رنگ برنگی مچھلیوں کو کھلائی جاتی تھیں۔

قصر الزہراء (زہرا کا محل) کے علاوہ دوسرے محلات جیسے قصر المعشوق، قصر السرور، قصر التاج، قصر الدمشق وغیرہ بھی تھے، جو سب کے سب بے نظیر تھے۔ زمین میں ان محلات کی آرائش وزیبائش کی کوئی مثال نہ تھی۔

ہسپانیہ کے سلطانوں نے شداد کی ہمسری کی، جس نے اپنے وقت کے نبی کی بتائی ہوئی جنت کے مقابلہ میں خود جنت بنانے کی کوشش کی تھی۔ان سلطانوں نے موت و آخرت سے مکمل غافل ہو کر دنیا ہی میں راحت اور فرحت چاہی۔ان سے وابستہ شاہی علماء کے دھڑے میں سے کسی ایک نے بھی ان کو اس

کھلی برائی پر نصیحت نہ کی اور نہ ہی انہیں اس دنیا طلبی کے جنون جس نے انہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیا تھا اس کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کیا۔

جب سلطان نے اپنی معشوقہ زہرا کے ساتھ محل کی پہلی زیارت کی تو زہرا نے محل کے پیچھے ایک بڑے کالے پہاڑ کو دیکھ کر تنقیدی انداز میں کہا "یہ محل تو ایک پیاری دل ربا کے مانند ہے جو کسی بد صورت شخص کی گرفت میں پھنسی ہوئی ہے"۔ سلطان نے فوراً پہاڑ کو ڈھانے اور اسے مکمل طور پر زمین ریز کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ اپنی معشوقہ کو راضی کرنے کے لئے وہ ابلیس جیسا اللہ تعالیٰ کا باغی بننے کے لئے تیار تھا۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اسی فیصد (۸۰٪) اس کے دماغ کی رگیں کام کرنے سے جواب دیتی ہیں (یعنی اس کے سوچنے اور سمجھنے کی قوت میں بہت فتور آجاتا ہے)۔ آخر کار جب محل کے دانشوروں نے سمجھایا کہ یہ ایک ناممکن کام ہے اور صرف اللہ تعالیٰ اس بڑے پہاڑ کو تباہ کر سکتا ہے تب سلطان کی عقل ٹھکانے آگئی۔

تاہم اس نے حکم جاری کیا کہ اس پورے پہاڑ کو انجیر، بادام، انار کے درخت و پھول وغیرہ کا ایک ضخیم باغ بنایا جائے۔ جلد ہی اس پہاڑ کو جنت کے باغ میں تبدیل کیا گیا۔

پس مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیکر ہسپانیہ میں مستقبل کے لئے اپنی ہلاکت کے بیج اپنا ہاتھ بوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور دین کو بُھلا رکھا تھا۔

سلطانوں کو ترغیب و تنبیہ کرنا تو دور، ان کے علماء نے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مکمل ترک کر دیا تھا۔ اس کے برعکس انہوں نے مجسموں و شرک کو حلال کرنے کے لئے فتوے گڑھے تھے، ٹھیک اسی طرح جیسے اس دور کے مولویوں نے جاندار کی تصویر، ڈیجیٹل تصویر اور ٹیلیوژن کو حلال قرار

دے رکھا ہے۔ اس تمام شیطانیت کا انجام بد یہ ہوا کہ ہسپانیہ سے مسلمانوں کی سلطنت آخرکار برباد ہوگئی اور ہر ایک مسلمان کا یا تو ہسپانیہ سے اخراج کیا گیا یا نصرانیت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔

آپ اے اللہ جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ذلیل کرتے ہیں۔ (قران)

اللہ تعالی نے ہسپانیہ کو مسلمانوں سے چھین لیا اور اپنے کافر بندے (نصرانیوں) کے حوالے کر دیا۔

اللہ تعالی بے نیاز و بے نظیر ہیں۔

از طرف مجلس العلماء جنوبی افریقہ

themajlis.co.za